روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 2 اکتوبر 2012ء 14 ذیقعد 1433 ہجری 2 اخاء 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 229

میرے سب سے نزدیک

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ میرے نزدیک وہ شخص ہوگا جو ان میں سے مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجنے والا ہوگا۔

(جامع ترمذی کتاب الصلوٰۃ باب فضل الصلوٰۃ علی النبی حدیث نمبر:446)

گستاخانہ فلم کے خلاف جماعت احمدیہ کے ردعمل پر غیر ملکی میڈیا کا حضور انور سے انٹرویو اور اس کے نتائج

سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سیمینار کریں۔ لائف آف محمدؐ اور سیرت کی دیگر کتب پڑھیں

ہمارا کام ہے کہ دنیا کو ہدایت کے راستے دکھائیں اور امن و سلامتی کے طریق بتائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 28 ستمبر 2012ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 28 ستمبر 2012ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے غیر ملکی پرنٹ اور الیکٹرونک میڈیا کے نمائندوں کا گستاخانہ فلم ریلیز کرنے پر آپ کا ردعمل لینے کی غرض سے انٹرویو کرنے کا ذکر فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا کہ اس حرکت پر مسلمانوں کا غم وغصہ طبعاً درست ہے مگر اس کا اظہار بعض جگہ غلط طور پر ہو رہا ہے۔ ہم احمدی شدت پسند مظاہرے اور توڑ پھوڑ پسند نہیں کرتے اور نہ ہی کسی مفسدانہ ردعمل کا حصہ بنتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کا مخالفین کی اس بیہودہ حرکت پر ردعمل یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ پر پہلے سے بڑھ کر درود بھیجا جائے۔ آپؐ کی سیرت طیبہ پر مبنی سیمینار اور جلسے کئے جائیں۔ آپؐ کی خوبصورت تعلیم کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچایا جائے اور آنحضرت ﷺ کا خوبصورت عملی نمونہ دنیا کے سامنے پیش کیا جائے تاکہ دنیا ہدایت کے رستے پر گامزن ہو جائے۔

حضور انور کے میڈیا کو دیئے گئے امن قائم کرنے کے پیغام کی مختلف ممالک کے اخبارات اور ٹی وی چینل کے ذریعہ خوب تشہیر ہوئی۔ حضور انور نے فرمایا کہ اس طرح جماعت کا تعارف اور دین حق کی حقیقی تعلیم دنیا کے بعض ایسے ممالک تک بھی پہنچ گئی جہاں تک پہنچانا ہمارے لئے مشکل تھا۔ حضور انور نے فرمایا کہ اب اس کام کو آگے بڑھانا اور میڈیا کی اس کوریج سے فائدہ اٹھانا ہر جگہ کی جماعت اور ہر احمدی کا فرض ہے۔ اپنے عمل سے دنیا کے سامنے دین حق کی خوبصورت تعلیم پیش کریں۔ مرکزی متعلقہ دفتر بھی اور جماعتیں بھی فوری طور پر توجہ دیتے ہوئے میرے گزشتہ خطبہ جمعہ کا اپنی اپنی زبانوں میں ترجمہ کر کے وسیع طور پر اشاعت کریں اور پریس کے حوالے سے بھی ذکر کریں۔ اسی طرح جماعتی ویب سائٹس کا اور مرکزی ویب سائٹ کا بھی پتہ دیں جس میں یہ لٹریچر موجود ہے۔ آنحضرت ﷺ کی سیرت پر مبنی کتب کی وسیع پیمانے پر اشاعت ہونی چاہئے۔

حضور انور نے گزشتہ دنوں سپین کے ایک اخبار میں بھی توہین آمیز خاکوں کی اشاعت پر شدید مذمت کی اور فرمایا یہ لوگ ایسی حرکات کر کے دنیا کا امن برباد کر رہے ہیں اور ایسے بیہودہ عمل کر کے خود خدا تعالیٰ کے عذاب کو آواز دے رہے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کی کتاب تحفہ قیصریہ میں درج آپ کے اس پیغام کی تشہیر کی بھی فوری ضرورت ہے جس میں امن قائم کرنے اور مذاہب کے احترام کا بطور خاص ذکر ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہم احمدی جنہوں نے حضرت مسیح موعود کی بیعت کی ہے ہمارا کام ہے کہ دنیا کو ہدایت کے راستے دکھائیں۔ امن اور سلامتی کے طریق بتائیں۔ حضور انور نے آنحضرت ﷺ سے عشق ومحبت کے تعلق میں حضرت حسان بن ثابتؓ کا شعر پڑھا اور پھر حضرت مسیح موعود کا آنحضرتؐ سے عشق ومحبت کا اظہار میں آپ کے عربی قصیدہ کے چند اشعار پیش فرمائے۔ حضور انور نے ہر احمدی کو کتاب لائف آف محمدؐ، دیباچہ تفسیر القرآن اور دیگر سیرت کی کتب پڑھنے کی تاکید فرمائی تاکہ دنیا کو آنحضرتؐ کے حسن واحسان سے آگاہ کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ اس اہم فریضہ کو سرانجام دینے کی ہر احمدی کو توفیق عطا فرمائے۔ حضور انور نے آخر پر محترم مولانا نصر اللہ خان ناصر صاحب مربی سلسلہ کی وفات پر ان کا ذکر خیر اور جماعتی خدمات کا تذکرہ فرمایا اور نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد ان کی نماز جنازہ حاضر پڑھانے کا بھی اعلان فرمایا۔

تجارت میں دیانت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں۔

''لوگ محنت نہیں کرتے اور تجارت کا علم حاصل نہیں کرتے اور ناجائز وسائل سے اپنی دکان چلانا چاہتے ہیں...... ہوشیار آدمی ہوشیاری سے کام کرتا اور کامیاب ہوتا ہے۔ لیکن اگر ہوشیاری کے ساتھ دیانت بھی شامل ہو جائے تو پھر یہ بہت اعلیٰ درجہ کی بات ہوتی ہے۔ اگر ہوشیاری نہ ہو بلکہ سستی ہو تو پھر کامیابی مشکل ہے اور پھر فائدہ اٹھانے کی خواہش ایک مخفی بددیانتی ہے۔''
(خطبات محمود جلد 7 صفحہ 308)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2012ء)

مرسلہ: نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ

یوم تحریک جدید

امراء وصدر صاحبان جماعت احمدیہ کی خدمت میں گزارش ہے کہ سال رواں کا دوسرا ''یوم تحریک جدید'' 12 اکتوبر 2012ء بروز جمعۃ المبارک منانے کا اہتمام فرمائیں جس میں مطالبات تحریک جدید پر خصوصی توجہ دلائی جائے اور اس کی رپورٹ سے وکالت دیوان کو مطلع فرمائیں۔ (وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

دارالضیافت میں قربانی

بیرون ربوہ نیز بیرون پاکستان سے ایسے احباب جو جماعتی نظام کے تحت عیدالاضحیٰ کے موقع پر مرکز سلسلہ میں قربانی کروانے کے خواہشمند ہوں وہ اپنی رقم بالتفصیل ذیل جلد از جلد خاکسار کو بھجوا دیں۔

1۔ قربانی بکرا -/12000 روپے
2۔ قربانی حصہ گائے -/6,000 روپے

مشعلِ راہ

بیوت الذکر اور جماعتی عمارات کی صفائی کا خیال رکھیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 23/اپریل 2004ء میں فرماتے ہیں۔

صفائی کے ضمن میں ایک انتہائی ضروری بات جو جماعتی طور پر ضروری ہے وہ ہے جماعتی عمارات کے ماحول کو صاف رکھنا۔ اس کا پہلے میں ذکر کر چکا ہوں۔ اس کا باقاعدہ انتظام ہونا چاہئے۔ اور خدام الاحمدیہ کو وقار عمل بھی کرنا چاہئے۔ اور اگر عمارت کے اندر کا حصہ ہے تو لجنہ کو بھی اس میں حصہ لینا چاہئے۔ اور اس میں سب سے اہم عمارات (۔) ہیں (۔) کے ماحول کو بھی پھولوں، کیاریوں اور سبزے سے خوبصورت رکھنا چاہئے، خوبصورت بنانا چاہئے۔ اور اس کے ساتھ ہی (۔) کے اندر کی صفائی کا بھی خاص اہتمام ہونا چاہئے۔ چند سال پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع (۔) نے بڑا تفصیلی خطبہ اس ضمن میں دیا تھا اور توجہ دلائی تھی۔ کچھ عرصہ تک تو اس پر عمل ہوا لیکن پھر آہستہ آہستہ اس پر توجہ کم ہو گئی۔ خاص طور پر پاکستان اور ہندوستان میں (۔) کے اندر ہال کی صفائی کا بھی باقاعدہ انتظام ہو۔ تنکوں کی وہاں صفیں بچھی ہوتی ہیں۔ صفیں اٹھا کر صفائی کی جائے، وہاں دیواروں پر جالے بڑی جلدی لگ جاتے ہیں، جالوں کی صفائی کی جائے۔ پنکھوں وغیرہ پر مٹی نظر آ رہی ہوتی ہے وہ صاف ہونے چاہئیں۔ غرض جب آدمی (۔) کے اندر جائے تو انتہائی صفائی کا احساس ہونا چاہئے کہ ایسی جگہ آ گیا ہے جو دوسری جگہوں سے مختلف ہے اور منفرد ہے۔ اور جن (۔) میں قالین وغیرہ بچھے ہوئے ہیں وہاں بھی صفائی کا خیال رکھنا چاہئے۔ لمبا عرصہ اگر صفائی نہ کریں تو قالین میں بو آنے لگ جاتی ہے، مٹی چلی جاتی ہے۔ خاص طور پر جمعے کے دن تو بہرحال صفائی ہونی چاہئے۔ اور پھر حدیثوں میں آیا ہے کہ دھونی وغیرہ دے کر ہوا کو بھی صاف رکھنا چاہئے اس کا بھی باقاعدہ انتظام ہونا چاہئے۔ لیکن (۔) میں خوشبو کے لئے بعض لوگ اگربتیاں جلا لیتے ہیں۔ بعض دفعہ اس کا نقصان بھی ہو جاتا ہے، پاکستان میں ایک (۔) میں اگربتی کسی نے لگا دی اور آہستہ آہستہ الماری کو آگ لگ گئی نقصان بھی ہوا۔ ایک تو یہ احتیاط ہونی چاہئے کہ جب موجود ہوں تب ہی لگے۔ دوسرے بعض اگربتیاں ایسی ہوتی ہیں جن میں اتنی تیز خوشبو ہوتی ہے کہ دوسروں کے لئے بجائے آرام کے تکلیف کا باعث بن جاتی ہیں۔ اس سے اکثر کو سردرد شروع ہو جاتی ہے۔ تو ایسی چیز لگانی چاہئے یا دھونی دینی چاہئے جو ذرا ہلکی ہو۔

ایک حدیث میں آتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کو اس بات کی تحریک کرتے رہتے تھے کہ خاص طور پر اجتماعات کے دنوں میں جب لوگ اکٹھے ہو رہے ہوں مسجدوں کی صفائی کا خیال رکھا کریں اور ان میں خوشبو جلایا کریں تاکہ ہوا صاف ہو جائے۔
(مشکوٰۃ۔ کتاب الصلوٰۃ)

ایک اور روایت ہے۔ آپؐ ہمیشہ صحابہ کو نصیحت کرتے رہتے تھے کہ اجتماع کے موقع پر بدبودار چیزیں کھا کر مسجد میں نہ آیا کریں۔ جب نمازوں کے لئے مسجد میں آتے ہیں تو پیاز اور لہسن وغیرہ چیزیں کھا کر نہ آئیں۔ (بخاری۔ کتاب الاطعمہ)

اور اس کے ساتھ ہی بعض دفعہ جرابیں بھی کئی دنوں کی گندی ہوتی ہیں ان سے بھی بو آتی ہے وہ بھی پہن کے نہیں آنا چاہئے۔

(روزنامہ الفضل 20 جولائی 2004ء)

پہنائی خدا نے جسے دستارِ خلافت

رہبر کے لیے دوستو راہوں کو سجا دو
اور دیدہ و دل فرشِ سرِراہ بچھا دو
اس رہ میں انا کی سبھی دیواریں گرا دو
ہے اس میں فضیلت سرِتسلیم جھکا دو
ہے جائے ادب دوستو دربارِ خلافت
پہنائی خدا نے جسے دستارِ خلافت

بجھنے کو ابھی شمعِ ہدایت تھی سرِشام
ایک اُٹھا پہلوان خدا کا جو لیے نام
تکمیلِ اشاعت کا جسے سونپا گیا کام
لایا وہ ثریا سے اور ایمان کیا عام
جو کام نبوّت کا وہی کارِ خلافت
پہنائی خدا نے جسے دستارِ خلافت

مامور جسے کرتا ہے، دیتا ہے سکینت
غیّور خدا رکھتا ہے پھر اُس کے لیے غیرت
جب بوجھ اُٹھانے کی بشر پائے نہ طاقت
سر گود میں رکھتا ہے بندھاتا ہے وہ ہمّت
دنیا میں وُہی واقفِ اسرارِ خلافت
پہنائی خدا نے جسے دستارِ خلافت

یوں خدمتِ ملّت بہ دل و جان کرے ہے
ہر لحہ وہ اس قوم پہ احسان کرے ہے
کام اتنا کوئی دنیا میں انسان کرے ہے؟
سب کام خداوند ہی آسان کرے ہے
جز اُس کے اٹھائے گا کوئی بارِ خلافت
پہنائی خدا نے جسے دستارِ خلافت

فاروق محمود

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاءالاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

خطبہ جمعہ

حقیقی دین حضرت مسیح موعود نے ہمیں کھول کر بتایا ہے اور سکھایا ہے قرآنِ کریم کی تعلیم کا حقیقی فہم وادراک ہمیں حاصل کروایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی خشیت کی حقیقت کھول کر بیان فرمائی ہے

اللہ تعالیٰ کی صفات کا علم حاصل کرو اور پھر اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ان صفات کا اپنی حالتوں میں اظہار بھی کرو

حقیقی علم خشیت اللہ پیدا کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود کے ارشادات کے حوالہ سے حقیقی عالم اور خشیت اللہ کی پُر معارف تشریح

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض دعاؤں کے حوالہ سے رمضان میں خصوصیت سے اللہ تعالیٰ کی خشیت کی روح کو سمجھتے ہوئے زندگیاں گزارنے کی نصیحت

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 3/اگست 2012ء بمطابق 3 ظہور 1391 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح مورڈن۔لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

تشہد، تعوذ، سورۃ فاتحہ اور سورۃ مومنون کی آیات 58 تا 62 و سورۃ بینہ کی آیت 9 کی تلاوت کی اور فرمایا۔

ان آیات کا ترجمہ یہ ہے کہ یقیناً وہ لوگ جو اپنے رب کے رعب سے ڈرنے والے ہیں۔ اور وہ لوگ جو اپنے رب کی آیات پر ایمان لاتے ہیں۔ اور وہ لوگ جو اپنے رب کے ساتھ شریک نہیں ٹھہراتے اور وہ لوگ کہ جو بھی وہ دیتے ہیں اس حال میں دیتے ہیں کہ ان کے دل اس خیال سے ڈرتے رہتے ہیں کہ وہ یقیناً اپنے رب کے پاس لوٹ کر جانے والے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو بھلائیوں میں تیزی سے آگے بڑھ رہے ہیں اور وہ ان میں سبقت لے جانے والے ہیں۔

یہ سورۃ المومنون کی آیات ہیں۔ اگلی آیت سورۃ اَلْبَیِّنَۃ کی ہے۔ اس کا ترجمہ یہ ہے۔ ان کی جزا ان کے ربّ کے پاس ہمیشہ کی جنتیں ہیں جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں۔ وہ ابدالآباد تک ان میں رہنے والے ہوں گے۔ اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اس سے راضی ہو گئے۔ یہ اس کے لئے ہے جو اپنے رب سے خائف ہے۔

گزشتہ خطبہ میں رمضان کے حوالے سے یہ باتیں ہوئیں تھیں کہ رمضان سے بھرپور فائدہ اُٹھانے کے لئے اپنے قول اور عمل کی اصلاح ضروری ہے۔ تبھی خدا تعالیٰ کے نزدیک روزے اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے کا ذریعہ بنتے ہیں۔ میں نے یہ بھی ذکر کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی خشیت دل میں رکھتے ہوئے جو روزے رکھے جائیں وہی رمضان کے فیض سے فیضیاب بھی کرواتے ہیں۔ کیونکہ رمضان کے حوالے سے بات ہو رہی تھی اس لئے روزوں کو خشیت کے ساتھ جوڑا گیا تھا۔ اس تعلق کا اظہار کیا گیا تھا ورنہ ہر نیکی جو انسان کرنے کی کوشش کرتا ہے وہ حقیقی نیکی اُس وقت بنتی ہے جب دل میں خشیت بھی ہو۔ اُس وقت مَیں نے کہا تھا کہ کچھ حصہ باقی رہ گیا ہے اور وہ مَیں خشیت کی وضاحت کرنا چاہتا تھا۔ لیکن بہرحال اب اُس مضمون میں تھوڑا سا مزید اضافہ ہو گیا ہے تو اس کو مَیں آج بیان کروں گا۔ یہ خشیت کا لفظ ہم عموماً استعمال کرتے ہیں۔ اگر اس کی روح کا پتہ چل جائے تو ہماری نیکیاں بجا لانے کا معیار بھی بڑھ جائے۔ اس لئے اس لفظ کے لغوی معنی بھی مَیں آج بیان کرنا چاہوں گا۔

خشیت کے عام معنی خوف کے کئے جاتے ہیں۔ بیشک یہ معنی بھی ٹھیک ہیں اور اللہ تعالیٰ کا خوف جس میں ہو پھر یہ خوف اُسے نیکیوں کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ لیکن یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ کا خوف کسی عام خوف اور ڈر کی طرح نہیں ہے۔ اس لئے اہل لغت نے اس کی وضاحت بھی کی ہے۔ مثلاً ایک لغت کہتی ہے کہ خشیت میں ڈر کا لفظ خوف کی نسبت زیادہ پایا جاتا ہے۔ پھر خشیت اور خوف میں ایک فرق یہ بھی ہے کہ خشیت میں اُس ڈر کے معنی پائے جاتے ہیں جو اُس ذات کی عظمت کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے جس سے ڈرا جائے۔ اور خوف میں اُس ڈر کا مفہوم پایا جاتا ہے جو ڈرنے والے کی اپنی کمزوری پر دلالت کرتا ہے۔ اس کے بارہ میں حضرت مصلح موعود نے لغات کے حوالے سے بڑی وضاحت فرمائی ہے۔ (اقرب الموارد زیر مادہ ''خشی'' ماخوذ از تفسیر کبیر جلد 1 صفحہ 525)

پھر امام راغب اپنی لغت مفردات القرآن میں لکھتے ہیں کہ اَلْخَشِیَۃُ اُس خوف کو کہتے ہیں جو کسی کی عظمت کی وجہ سے دل پر طاری ہو جائے۔ یہ چیز عام طور پر اُس چیز کا علم ہونے سے ہوتی ہے جس سے انسان عام طور پر ڈرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آیۃ کریمہ...... (فاطر:29) اور اللہ تعالیٰ سے اُس کے بندوں میں سے وہی ڈرتے ہیں جو صاحب علم ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ اس آیت میں خشیت الٰہی کے ساتھ علماء کو خاص کیا گیا ہے۔ امام راغب کا طریق یہ ہے کہ قرآنی آیات کے حوالے سے الفاظ کے معنی کی مختلف صورتیں بیان کرتے ہیں تو اس میں انہوں نے اس آیت کا ذکر کیا ہے۔ اسی طرح وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی عظمت سے وہ لوگ بھی ڈرتے ہیں جن کے بارے میں قرآنِ کریم میں آتا ہے کہ........... (سورۃ ق:34)۔ جو خدا تعالیٰ سے غیب میں ڈرتے ہیں۔ (معجم مفردات الفاظ القرآن لامام راغبؒ زیر مادہ ''خشی'')

یعنی یہ غیب کا ڈرنا اُس وقت ہو سکتا ہے جبکہ دل میں ایسا خوف ہو جو معرفت الٰہی کا تقاضا ہے۔

پس یہ خشیت کی وضاحت ہے کہ خشیت اُس خوف کو کہتے ہیں جو کسی کی عظمت کی وجہ سے پیدا ہو اور صرف کسی کی اپنی کمزوری کی وجہ سے یہ ڈر پیدا نہ ہو اور اللہ تعالیٰ کی خشیت یقیناً ایسی ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی عظمت کا اظہار بھی ہے اور ایک کمزور بندے کی اپنی کم مائیگی کا اظہار بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عظمت کیا ہے؟ یہ یقین رکھنا کہ اللہ تعالیٰ سب طاقتوں کا مالک ہے اور اُس نے ہر چیز کا

احاطہ کیا ہوا ہے۔ ہر چیز اُس کی پیدا کردہ ہے اور اُس کے ذریعہ سے قائم ہے۔ اُسی کی ملکیت ہے اور اُس کے چاہنے سے ہی ملتی ہے۔ پس جب ایسے قادر اور مقتدر خدا پر ایمان ہو اور اُس کی خشیت دل میں پیدا ہو تو پھر ہی انسان اُس کی قدرتوں سے حقیقی فیض پا سکتا ہے۔

یہاں یہ بھی سوال ذہن میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حقیقی خشیت علماء میں ہی ہوتی ہے تو کیا ہر عالم کہلانے والا یا اپنے زعم میں عالم اللہ تعالیٰ کی خشیت رکھتا ہے۔ اور یہ بھی کہ شاید جو غیر عالم ہیں وہ اُس معیار تک نہیں پہنچ سکتے جس خشیت کا معیار اللہ تعالیٰ چاہتا ہے۔ اگر یہی معیار ہے کہ صرف عالم اُس تک پہنچ سکے تو پھر آج کل تو ہم ایسے ہزاروں لاکھوں (۔) دیکھتے ہیں جن کے قول و فعل میں تضاد ہے۔ جو قرآنِ کریم کو بھی صحیح طرح نہیں سمجھتے، جنہوں نے اس زمانے کے امام کو نہ صرف مانا نہیں بلکہ مخالفت میں گھٹیا ترین حرکتوں کی بھی انتہا کی ہوئی ہے۔ (۔)

پس یقیناً یہ باتیں اس بات پر سوچنے پر مجبور کرتی ہیں کہ علماء کی تعریف کچھ اور ہے۔ اللہ تعالیٰ جن علماء کا یہاں ذکر فرما رہا ہے اور اللہ تعالیٰ جن کو علماء کہتا ہے وہ کچھ اور لوگ ہیں۔ اگر ہر ایک کو ہی عالم سمجھ لیا جائے جو دینی مدرسہ میں واجبی تعلیم حاصل کر کے فارغ ہوا ہے، جس طرح آجکل عموماً ہمارے ملکوں میں پھرتے ہیں یا جس کو عام دنیا دار یا اُس کے اردگرد کے طبقے کے لوگ عالم سمجھتے ہیں یا جس نے دنیاوی تعلیم حاصل کی ہے، عالم کی ایک اور صورت بھی ہوتی ہے کہ دینی نہ سہی اپنی دنیاوی تعلیم کی بھی انتہا کو پہنچا ہوا ہے۔ بڑے بڑے سائنسدان ہیں، سائنسی تجربات کرنے والے ہیں۔ دنیاوی علوم میں اُن کا کوئی ہم پلہ نہیں ہے۔ تو یہ بات بھی غلط ہوگی کہ صرف دنیاوی عالم کو عالم سمجھا جائے۔ دنیاوی علوم حاصل کرنے والے تو بعض ایسے بھی ہیں کہ خدا تعالیٰ کے وجود کے ہی منکر ہیں کجا یہ کہ اللہ تعالیٰ کی خشیت اُن کے دلوں میں پیدا ہو۔ تو یہاں عالم کی تعریف کی تلاش کرنی ہوگی کہ حقیقی عالم کون ہے؟ نہ نام نہاد دنیا کے لالچوں میں گھرے ہوئے (۔) یہاں مراد ہیں اور نہ ہی دنیاوی عالم۔ یہاں اس بات کی وضاحت بھی کر دوں کہ بیشک (دینِ حق) دینِ کامل ہے اور یہ دینی علم رکھنے والے دعویٰ بھی کرتے ہیں کہ ہم نے یہ دین کا علم حاصل کیا ہے۔ بعض لوگ (دینِ حق) کا پیغام بھی پہنچاتے ہیں۔ (دینِ حق) کا پھیلنا بھی اللہ تعالیٰ کی تقدیروں میں سے ایک تقدیر ہے لیکن یہ ایسے (۔) کے ہاتھوں سے نہیں ہوگا جن کے دنیاوی مفادات ہیں یا جن کے دنیاوی مفادات زیادہ ہیں اور اللہ تعالیٰ کی خشیت نام کی کوئی چیز اُن میں نہیں ہے۔ شاید میں نے پہلے بھی ذکر کیا تھا، اس دفعہ امریکہ کے دورہ میں جب ٹی وی کے نمائندے نے مجھ سے سوال کیا کہ امریکہ میں (دینِ حق) کے پھیلنے کے کیا امکانات ہیں؟ تو اس کو مَیں نے یہی کہا تھا کہ (دینِ حق) تو انشاء اللہ نہ صرف امریکہ میں بلکہ تمام دنیا میں پھیلے گا (۔) بلکہ جماعت احمدیہ کے ذریعہ سے پھیلے گا اور دلوں کو فتح کر کے اور امن اور پیار اور محبت کی تعلیم دے کر، نہ کہ دہشت گردی اور شدت پسندی سے جس کی تعلیم آجکل یہ (۔) اکثر دیتے رہتے ہیں۔ کیونکہ یہ قرآنِ کریم کی تعلیم کے خلاف ہے۔ حقیقی (دینِ حق) اب صرف اور صرف جماعت احمدیہ کے پاس ہے جو (۔) مسیح موعود اور مہدی معہود نے ہمیں کھول کر بتایا ہے اور سکھایا ہے۔ قرآنِ کریم کی تعلیم کا حقیقی فہم و ادراک ہمیں حاصل کروایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی خشیت کی حقیقت کھول کر بیان فرمائی ہے اور واضح فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی حقیقی خشیت پر کسی کی اجارہ داری نہیں ہے۔ علماء صرف ایک طبقے کا نام نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی خشیت کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو محدود ہے بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کے ہر انسان کو خدا تعالیٰ سے ملانے کے لئے تشریف لائے تھے۔ انسانوں کو باخدا انسان بنانے کے لئے تشریف لائے تھے اور انسان باخدا انسان نہیں بن سکتا جب تک کہ اُس میں خدا تعالیٰ کی خشیت پیدا نہ ہو۔ (۔) میں آ کر تو بڑے بڑے چور ڈاکو صرف اس لئے ولی بن گئے کہ اُن میں اللہ تعالیٰ کی خشیت کا فہم و ادراک پیدا ہو گیا۔

حضرت مسیح موعود اپنے ارشادات میں بہت جگہ پر تذکرۃ الاولیاء کے واقعات بھی بیان فرماتے ہیں، کئی جگہ ذکر آتا ہے۔ ایک مثال میں اس وقت تذکرۃ الاولیاء کی لیتا ہوں۔ فضیل بن عیاض کے متعلق تذکرۃ الاولیاء میں لکھا ہے کہ ایک مرتبہ ’ہرات‘ میں کوئی قافلہ آ کر ٹھہرا اور اس میں ایک شخص یہ آیت تلاوت کر رہا تھا کہ .... (الحدید:17)۔ یعنی کیا اہلِ ایمان کے لئے وہ وقت نہیں آیا کہ اُن کے قلوب اللہ تعالیٰ کے ذکر سے خوفزدہ ہو جائیں۔ اس آیت کا فضیل کے قلب پر ایسا اثر ہوا جیسے کسی نے تیر مار دیا ہو اور آپ نے اظہارِ تأسف کرتے ہوئے کہا کہ یہ غارتگری کا کھیل کب تک جاری رہے گا اور وقت آ چکا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی راہ میں چل پڑیں۔ لکھا ہے کہ یہ کہہ کر وہ زار و قطار رو پڑے اور اس کے بعد سے ریاضت میں مشغول ہو گئے۔ پھر ایک ایسے صحراء میں جا نکلے جہاں کوئی قافلہ پڑاؤ ڈالے ہوئے تھا اور اہلِ قافلہ میں سے کوئی کہہ رہا تھا کہ اس راستے میں فضیل ڈاکے مارتا ہے۔ لہٰذا ہمیں راستہ تبدیل کر دینا چاہئے۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا کہ اب قطعاً بےخوف ہو جاؤ اس لئے کہ مَیں نے راہزنی سے توبہ کر لی ہے۔ پھر ان تمام لوگوں سے جن کو آپ سے اذیتیں پہنچی تھیں، معافی طلب کر لی۔ پھر یہی ڈاکے ڈالنے والے ’رحمۃ اللہ علیہ‘ کے لقب سے مشہور ہو گئے۔

(ماخوذ از تذکرۃ الاولیاء از حضرت شیخ فریدالدین عطار صفحہ 74-75 مطبوعہ اسلامی کتب خانہ لاہور)

پس یہ ہے اللہ تعالیٰ کی خشیت کا اعجاز کہ جب احساس ہو جائے تو ایک لمحے میں ایک عام انسان کو بلکہ بدترین انسان کو بھی جو اُس زمانے میں بدترین کہلاتا ہو، جس کو لوگ پسند نہ کرتے ہوں علماء کی صف میں لا کھڑا کر دیتا ہے۔ جبکہ بڑے بڑے نام نہاد اور جبّہ پوش تکبر میں مارے ہوئے نظر آتے ہیں۔ باوجود اس کے کہ عام دنیا اُن کو بڑا نیک سمجھ رہی ہوتی ہے لیکن اُن میں خشیت نہیں ہوتی اور جو انسانوں سے تکبر کرنے والے ہیں وہ کبھی اللہ تعالیٰ کی خشیت دل میں لئے ہوئے نہیں ہوتے۔

پس یہاں علماء کی خشیت سے مراد کچھ اور ہے۔ علماء کی خشیت کی یا یہ کہ عالم کون ہے اور خشیت کیا ہے؟ اس کی حقیقی تعریف کچھ اور ہے۔ ہم خوش قسمت ہیں کہ ہمیں حضرت مسیح موعود کے ماننے کی وجہ سے اس حقیقی تعریف کا پتہ چلا ہے۔ اس تعریف کو میں آپ کے الفاظ میں پیش کرتا ہوں جو آپ نے مختلف مواقع پر بیان فرمائی ہے۔ پہلے میرا خیال تھا کہ ایک دو حوالے لوں گا۔ لیکن یہاں مَیں نے جو چند حوالے لئے ہیں وہ سارے ہی ایسے ہیں کہ بیان کرنے ضروری ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

”اَللّٰہ جَلَّ شَانُہٗ سے وہ لوگ ڈرتے ہیں جو اس کی عظمت اور قدرت اور احسان اور حسن اور جمال پر علم کامل رکھتے ہیں خشیت اور (دینِ حق) درحقیقت اپنے مفہوم کے رُو سے ایک ہی چیز ہے کیونکہ کمال خشیت کا مفہوم (دینِ حق) کے مفہوم کو مستلزم ہے“۔ (یعنی لازمی ہے) ”پس اس آیتِ کریمہ کے معنوں کا مآل اور ماحصل یہی ہوا کہ (دینِ حق) کے حصول کا وسیلہ کاملہ یہی علم عظمت ذات و صفات باری ہے“۔ (آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 185)

یعنی اس آیت میں ذکر کیا گیا ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ کی صفات کا اور ذات کا علم ہو جائے وہی عالم بن جاتا ہے۔ پس ایک حقیقی (۔) بننے کے لئے اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اُس کی صفات کا علم ضروری ہے اور یہ بغیر خشیت کے نہیں ہو سکتا اور اس کے لئے کوئی تخصیص نہیں کہ یہ خاص گروہ حاصل کرے اور باقی نہ کریں۔ اپنی اپنی استعدادوں کے مطابق ہر مومن کے لئے اُس کے حصول کی کوشش ضروری ہے، تبھی ایمان میں ترقی ہوتی ہے، تبھی اللہ تعالیٰ کے تعلق میں ترقی ہوتی ہے۔

پس حضرت مسیح موعود نے خشیت اور (۔) کو ایک چیز قرار دے کر ایک حقیقی (مومن) کو عالم کی صف میں کھڑا کر دیا۔ ساتھ ہی ہم پر ذمہ داری بھی ڈال دی کہ اللہ تعالیٰ کی صفات کا علم حاصل کرو اور پھر اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ان صفات کا اپنی حالتوں میں اظہار بھی کرو۔ جب یہ صورت ہوگی پھر فضلوں کے مزید دروازے بھی کھلیں گے۔

پھر حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

”انسان کی خاصیت اکثر اور اغلب طور پر یہی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی نسبت علم کامل حاصل کرنے سے ہدایت پا لیتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے...... (فاطر:29)۔ ہاں جو لوگ شیطانی

سرشت رکھتے ہیں وہ اس قاعدہ سے باہر ہیں''۔ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن۔ جلد22۔صفحہ 122)

جن کی فطرت میں ہی شیطانیت گھسی ہوئی ہے وہ تو بہرحال اس سے باہر ہیں۔ پس جو علم پانے کا دعویٰ کر کے ہدایت کے راستے پر نہیں چلتا وہ عالم نہیں ہے، اُس کو بظاہر جتنا مرضی ظاہری علم ہو۔ اگر کوئی کہے کہ اُس شخص نے قرآنِ کریم پڑھا ہے تو قرآنِ کریم تو بہرحال غلط نہیں ہے۔ اُس کو سیکھنے والے کا دعویٰ غلط ہے۔ اُس نے اُس روح کو حاصل کرنے کی کوشش نہیں کی۔ قرآن یقیناً خشیت لئے ہوئے دل کو علم و عرفان عطا فرماتا ہے لیکن متکبر اور خشیت سے خالی دل کو اور ظالموں کو سوائے خسارہ کے قرآنِ کریم کچھ نہیں دیتا۔

پھر حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

''علم سے مراد منطق یا فلسفہ نہیں ہے بلکہ حقیقی علم وہ ہے جو اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے عطا کرتا ہے۔ یہ علم اللہ تعالیٰ کی معرفت کا ذریعہ ہوتا ہے اور خشیت الٰہی پیدا ہوتی ہے۔ جیسا کہ قرآنِ شریف میں ہی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے............(فاطر:29)۔ اگر علم سے اللہ تعالیٰ کی خشیت میں ترقی نہیں ہوتی تو یاد رکھو کہ وہ علم ترقی معرفت کا ذریعہ نہیں ہے۔

(ملفوظات جلد1 صفحہ 195۔ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس جن کی زبانوں سے جھوٹ کے علاوہ کچھ نہیں نکلتا، جن کے عمل دنیاوی لالچوں سے باہر نہیں آتے۔ جن کی زبانیں گند کے علاوہ کچھ نہیں بولتیں۔(۔)

پھر حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

''یاد رکھو لغزش ہمیشہ نادان کو آتی ہے۔ شیطان کو جو لغزش آئی وہ علم کی وجہ سے نہیں بلکہ نادانی سے آئی۔ اگر وہ علم میں کمال رکھتا تو لغزش نہ آتی۔ قرآنِ شریف میں علم کی مذمّت نہیں بلکہ (۔)(فاطر:29) ہے۔'' پھر فرمایا: ''اور نیم مُلّاں خطرۂ ایمان مشہور مثل ہے۔ پس میرے مخالفوں کو علم نے ہلاک نہیں کیا بلکہ جہالت نے'' (ہلاک کیا ہے)۔

(ملفوظات جلد2 صفحہ 223۔ایڈیشن 2003ء۔مطبوعہ ربوہ)

پھر آپ فرماتے ہیں:۔

''عالِم ربّانی سے یہ مراد نہیں ہوا کرتی کہ وہ صَرف و نحو یا منطق میں بے مثل ہو بلکہ عالِم ربّانی سے مراد وہ شخص ہوتا ہے جو ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے اور اُس کی زبان بیہودہ نہ چلے۔ مگر موجودہ زمانہ اس قسم کا آ گیا ہے کہ مردہ شو تک بھی اپنے آپ کو علماء کہتے ہیں'' (یعنی مردے نہلانے والے جو ہیں، وہ بھی اپنے آپ کو (۔) کہتے ہیں کیونکہ برصغیر میں بعض جگہ رواج ہے کہ نہلانے کے لئے خاص لوگ تلاش کئے جاتے ہیں۔ ہر ایک مردہ کو نہیں نہلاتا۔ تو انہوں نے بھی اپنے آپ کو (۔) کہنا شروع کر دیا ہے)۔ فرماتے ہیں'' اور اس لفظ کو اپنی ذات میں داخل کر لیا ہے۔ اس طرح پر اس لفظ کی بڑی تحقیر ہوئی ہے اور خدا تعالیٰ کے منشاء اور مقصد کے خلاف اس کا مفہوم لے لیا گیا ہے۔ ورنہ قرآنِ شریف میں تو علماء کی یہ صفت بیان کی گئی ہے ....(فاطر:29)۔ یعنی اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے اللہ تعالیٰ کے وہ بندے ہیں جو علماء ہیں۔ اب یہ دیکھنا ضروری ہوگا کہ جن لوگوں میں یہ صفات خوف و خشیت و تقویٰ اللہ کی نہ پائی جائیں وہ ہرگز ہرگز اس خطاب سے پکارے جانے کے مستحق نہیں ہیں''۔

پھر فرماتے ہیں: ''اصل میں علماء عالِم کی جمع ہے اور عِلم اُس چیز کو کہتے ہیں جو یقینی اور قطعی ہو اور سچا علم قرآنِ شریف سے ملتا ہے۔ یہ نہ یونانیوں کے فلسفہ سے ملتا ہے، نہ حال کے انگلستانی فلسفے سے۔ بلکہ یہ سچا ایمانی فلسفہ قرآن کریم کے طفیل سے ملتا ہے۔ مومن کا کمال اور معراج یہی ہے کہ وہ علماء کے درجہ پر پہنچے''۔ (اب یہاں تخصیص نہیں کی۔) ''مومن کا کمال اور معراج یہی ہے کہ وہ علماء کے درجے تک پہنچے اور اسے حق الیقین کا وہ مقام حاصل ہو جو علم کا انتہائی درجہ ہے''۔

(ملفوظات جلد1 صفحہ 231۔ایڈیشن 2003ء۔مطبوعہ ربوہ)

اب ہر مومن، ہر ایمان لانے والا (مومن) ایمان میں ترقی کرتا ہے تو مومن کہلاتا ہے۔ ضروری نہیں کہ عالم ہونے کی ڈگری پاس ہو۔ فرمایا وہ علماء کے درجے پر پہنچے۔ وہ حق الیقین کا مقام اُسے حاصل ہو جو علم کا انتہائی درجہ ہے۔ لیکن جو لوگ علوم حقّہ سے بہرہ ور نہیں ہیں اور معرفت اور بصیرت کی راہیں اُن پر کھلی ہوئی نہیں ہیں وہ خود عالم کہلائیں مگر علم کی خوبیوں اور صفات سے بالکل بے بہرہ ہیں اور وہ روشنی اور نور جو حقیقی علم سے ملتا ہے اُن میں پایا نہیں جاتا۔ بلکہ ایسے لوگ سراسر خسارہ اور نقصان میں ہیں۔ یہ اپنی آخرت دخان اور تاریکی سے بھر لیتے ہیں۔...........جن لوگوں کو سچی معرفت اور بصیرت دی جاتی ہے اور وہ علم جس کا نتیجہ خشیت اللہ ہے عطا کیا جاتا ہے وہ وہ لوگ ہیں جن کو حدیث میں انبیاء بنی اسرائیل سے تشبیہ دی گئی ہے۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد1 صفحہ 232-231۔ایڈیشن 2003ء۔مطبوعہ ربوہ)

پھر حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''تقویٰ اور خدا ترسی علم سے پیدا ہوتی ہے۔ جیسا کہ خود اللہ تعالیٰ فرماتا ہے......(فاطر:29) یعنی اللہ تعالیٰ سے وہی لوگ ڈرتے ہیں جو عالِم ہیں۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حقیقی علم خَشْیَۃ اللّٰہ کو پیدا کر دیتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے علم کو تقویٰ سے وابستہ کیا ہے کہ جو شخص پورے طور پر عالم ہوگا اُس میں ضرور خَشْیَۃ اللّٰہ پیدا ہوگی''۔ فرمایا ''علم سے مراد میری دانست میں علم القرآن ہے۔ اس سے فلسفہ، سائنس یا اَور علومِ مروّجہ مراد نہیں۔ کیونکہ اُن کے حصول کے لئے تقویٰ اور نیکی کی شرط نہیں۔ بلکہ جیسے ایک فاسق فاجر اُن کو سیکھ سکتا ہے ویسے ہی ایک دیندار بھی۔ لیکن علم القرآن بجز متّقی اور دیندار کے کسی دوسرے کو دیا ہی نہیں جاتا۔ پس اس جگہ علم سے مراد علم القرآن ہی ہے جس سے تقویٰ اور خشیت پیدا ہوتی ہے''۔

(ملفوظات جلد4 صفحہ 599۔ایڈیشن 2003ء۔مطبوعہ ربوہ)

پھر حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

''علماء کے لفظ سے دھوکہ نہیں کھانا چاہئے۔ عالِم وہ ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے...... ......(فاطر:29) یعنی بیشک جو لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں، اُس کے بندوں میں سے وہی عالم ہیں۔ ان میں عبودیت تامہ اور خَشْیَۃ اللّٰہ اس حد تک پیدا ہوتی ہے کہ وہ خود اللہ تعالیٰ سے ایک علم اور معرفت سیکھتے ہیں اور اُسی سے فیض پاتے ہیں اور یہ مقام اور درجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع اور آپ سے پوری محبت سے ملتا ہے یہاں تک کہ انسان بالکل آپؐ کے رنگ میں رنگین ہو جاوے''۔

(ملفوظات جلد4 صفحہ 434-433۔ایڈیشن 2003ء۔مطبوعہ ربوہ)

پس یہ عالِم کی حقیقت ہے اور یہ ہے علماء کی خشیت اللہ ہونے کا مطلب۔ ان اقتباسات میں جہاں حقیقی اور نام نہاد علماء کا فرق ہمیں معلوم ہو گیا وہاں ہماری توجہ بھی اس طرف پھیری گئی ہے کہ تم حقیقی تقویٰ اختیار کرو اور خشیۃ اللہ پیدا کرو۔ کیونکہ ایک مومن کے لئے یہ ضروری ہے تا کہ حقیقی مومن اور (۔) بن سکو۔ پس ان (اقتباسات) میں یہ ذمہ داری بھی ہم پر ڈالی گئی۔ پس یہ کسی مخصوص طبقہ کے ساتھ خاص نہیں ہے۔ تقویٰ پر چلنے کا حکم ہر مومن کو ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ پر چلنا ہر ایک کے لئے ضروری ہے کیونکہ اس کے بغیر خدا کا پیار مل ہی نہیں سکتا۔

پس اس رمضان میں جو اللہ تعالیٰ نے اپنی قربت کے دروازے کھول دیئے ہیں اور ایسا ماحول بھی پیدا کر دیا ہے جو تقویٰ میں ترقی کرنے کے لئے مددگار اور معاون ہے۔ جو اسوہ رسول ﷺ پر چلنے کے لئے ہماری توجہ پھیرنے والا ہے۔ درس وغیرہ بھی ہوتے ہیں۔ حدیث کا درس بھی ہے۔ قرآن کا درس بھی ہوتا ہے۔ ہم سنتے بھی ہیں، تو ہمیں اس سے بھرپور فائدہ اُٹھانا چاہئے۔ قرآن کریم پڑھ کر، سن کر علم و معرفت کے اُن راستوں کی تلاش کرنی چاہئے جو تقویٰ میں بڑھاتے ہیں، جو خَشْیَۃ اللّٰہ پیدا کرتے ہیں۔

جو آیات مَیں نے شروع میں تلاوت کی ہیں، ان کے حوالے سے بھی کچھ تھوڑا سا بیان کر دوں۔ پہلی پانچ آیات جیسا کہ مَیں نے کہا سورۃ المومنون کی ہیں جن میں ایک حقیقی (مومن) کی

خصوصیات کا ذکر کیا گیا ہے۔ پہلی آیت میں بتایا کہ حقیقی مومن اپنے رب کے ڈر سے کانپتے ہیں، لرزتے ہیں اور یہ وہ خشیت ہے جو ایک حقیقی مومن میں ہونی چاہئے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی عظمت، جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے، کا اقرار کرنا اور اللہ تعالیٰ کو تمام طاقتوں کا مالک سمجھ کر اُس سے لرزاں رہنا۔ پھر اللہ تعالیٰ کی آیات پر ایمان لانے والے ہیں۔ وہ حقیقی مومن ہے۔ وہ حقیقی (مومن) ہے۔ اور آیات کیا ہیں؟ اللہ تعالیٰ کے تمام احکامات، تمام نشانات، تمام معجزات جو قرآنِ کریم میں بیان ہوئے ہیں۔ تمام آیات جو قرآنِ کریم کی ہیں۔ ہر حکم جو ہے یہ سب آیات ہیں۔ پس ان پر عمل ایک مومن کے لئے ضروری ہے۔ اور جب ایمان ہوگا تو کامل ایمان اُس وقت ہوتا ہے جب اُس پر عمل بھی ہو۔ اور یہ عمل پھر ایمان میں ترقی کا باعث بنتا ہے۔ خشیت اللہ میں ترقی کا باعث بنتا ہے۔ پھر فرمایا کہ حقیقی (مومن) اپنے رب کے ساتھ شریک نہیں ٹھہراتا۔ جس میں خشیت ہو، جس کو آیات پر ایمان ہو وہ شرک تو نہیں کرتا لیکن بعض دفعہ اگر بظاہر ایسا شرک نہ بھی ہو تو مخفی شرک بھی انسان سے ہو جاتے ہیں۔ اس لئے باریک بینی سے اپنے پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے تب ہی ایک حقیقی (مومن) بن سکتا ہے۔ اپنے قول و فعل کو ہر لمحہ سچائی پر قائم رکھنے کی ضرورت ہے۔ اس لئے چوتھی بات ان آیات میں یہ بھی بیان فرمائی ہے کہ خدمتِ دین بھی کرتے ہیں، مال بھی خرچ کرتے ہیں، وقت بھی خرچ کرتے ہیں، احکامات پر عمل کرنے کی بھی کوشش کرتے ہیں پھر بھی جو حقیقی مومن ہیں ان کے دل اس بات سے اس لئے ڈرتے رہتے ہیں کہ سب کچھ تو کیا ہے، اللہ تعالیٰ پتہ نہیں قبول بھی فرماتا ہے یا نہیں۔ کہیں کوئی مخفی غلطی ایسی نہ ہو جائے جو خدا تعالیٰ کی رضا سے دور لے جائے۔ کہیں کوئی مخفی شرک شامتِ اعمال کی وجہ نہ بن جائے۔ کہیں کسی حکم پر عمل نہ کرنا یا کمزوری دکھانا ایمان میں کمی کا باعث نہ بن جائے۔ کہیں اللہ تعالیٰ کی خشیت صرف ظاہری دکھاوا ہی نہ ہو۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرمایا کہ یا رسول اللہ! کیا............(المومنون:62) کا مطلب یہ ہے کہ انسان جو کچھ چاہے کرے مگر خدا تعالیٰ سے ڈرتا رہے؟ تو آپ ؐ نے فرمایا: نہیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان نیکیاں کرے مگر اس کے ساتھ خدا تعالیٰ سے بھی ڈرتا رہے۔

(ماخوذ از مسند احمد بن حنبل جلد 8 صفحہ 297-296 مسند عائشہؓ حدیث:25777 مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1998ء)

پس ہمیشہ یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ بے نیاز بھی ہے۔ کسی نیکی کو قبول کرتا ہے اور کسی کو نہیں۔ یہ اُس کی مرضی ہے کس کو چاہے قبول کرے۔ کس کو چاہے نہ کرے۔ اس لئے ہر وقت خوف رہنا چاہئے کہ جب ہم اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہوں تو ہمارے سے بخشش کا سلوک ہو۔ کسی نیکی پر کسی کو فخر نہیں ہونا چاہئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دعاؤں میں یہ دعا بھی شامل فرماتے تھے۔ روایت میں آتا ہے حضرت شَہر بن حَوشَب بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے حضرت اُمّ سلمہؓ سے پوچھا کہ اے اُمّ المومنین! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب آپ کے ہاں ہوتے تھے تو زیادہ تر کون سی دعا کرتے تھے۔ اس پر حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ حضور علیہ السلام یہ دعا پڑھتے تھے۔ یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ............ یعنی اے دلوں کے پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔ حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ مَیں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس دعا پر مداومت کی، باقاعدگی کی وجہ پوچھی تو آپ ؐ نے فرمایا۔ اے اُمّ سلمہؓ! ہر انسان کا دل خدا تعالیٰ کی دو انگلیوں کے درمیان ہے وہ جسے چاہتا ہے ثابت قدم رکھتا ہے اور جسے چاہتا ہے ٹیڑھا کر دیتا ہے۔

(سنن الترمذی کتاب الدعوات باب 94/89 حدیث:3522)

پس آپ ؐ جو ہمیں ہدایت دینے آئے تھے، ان کے اُسوہ پر چل کر حقیقی تقویٰ اور خشیت کا پتہ چلتا ہے، جن کی پیروی اللہ تعالیٰ کا محبوب بناتی ہے اُن کی خشیت کا یہ معیار ہے کہ اللہ تعالیٰ کے خوف سے لرزاں ہیں اور ہمیں کس قدر اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو اپنی یہ حالت رکھتے ہیں وہی ہیں جو نیکیوں اور بھلائیوں میں سبقت لے جانے والے ہیں۔ ہر طرف ہر وقت اپنی حالت پر غور ہوگا یا یہ کہ وہ ایسی حالت رکھنے والے ہیں تو پھر ہی نیکیوں اور بھلائیوں کی طرف سب کی توجہ پیدا ہوگی اور انسان کوشش کرتا رہے گا۔ تو پھر ان کے قدم نیکیوں کی طرف آگے بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ وہ کوشش یہ کرتے ہیں کہ تمام قسم کی نیکیوں کو اپنائیں۔ تقویٰ میں ترقی کریں لیکن اس بات پر بھی فخر نہیں۔ ہر حالت میں ہر وقت اُن کے دل خدا تعالیٰ کی طرف جھکے رہتے ہیں۔ اور یہی حالت ہے جو خدا تعالیٰ کا قرب دلواتی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانوں میں سے ہم پر ایک بہت بڑا احسان یہ بھی ہے کہ دعاؤں کو مانگنے کے طریقے بھی ہمیں سکھائے۔ ایک دعا کا ذکر احادیث میں اس طرح ملتا ہے جو دراصل تو ہمارے لئے ہی ہے۔ ہم میں سے ہر ایک کو یہ دعا کرنی چاہئے۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعا کیا کرتے تھے کہ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ............ کہ اے اللہ! مَیں تیری پناہ چاہتا ہوں ایسے دل سے جو خشوع نہیں کرتا۔ اور ایسی دعا سے جو سنی نہیں جاتی۔ اور ایسے نفس سے جو سیر نہیں ہوتا۔ اور ایسے علم سے جو نفع رساں نہیں ہے۔ مَیں تجھ سے ان چاروں سے پناہ چاہتا ہوں۔ (سنن الترمذی کتاب الدعوات باب 68 حدیث:3482)

اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم اس دعا کو سمجھنے والے بھی ہوں۔

آنحضرت ﷺ کی ایک اَور دعا بھی پیش کرتا ہوں۔ یہ جو دعا ہے عاجزی اور خَشْیَۃ اللّٰہ کی اُن بلندیوں تک پہنچی ہوئی ہے جو آپ ؐ کی خشیت کا ایک کامل نمونہ ہے۔ حجۃ الوداع کے موقع پر دعا کرتے ہوئے آپ ؐ نے اپنے مولیٰ کے حضور عرض کیا کہ اے اللہ! تُو میری باتوں کو سنتا ہے اور میرے حال کو دیکھتا ہے۔ میری پوشیدہ باتوں اور ظاہری امور سے تو خوب واقف ہے۔ میرا کوئی بھی معاملہ تجھ پر کچھ بھی تو مخفی نہیں۔ مَیں ایک بدحال فقیر اور محتاج ہوں۔ تیری مدد اور پناہ کا طالب، سہما اور ڈرا ہوا، اپنے گناہوں کا اقراری ہوں اور معترف ہو کر مَیں تیرے پاس آیا ہوں۔ میں تجھ سے ایک عاجز مسکین کی طرح سوال کرتا ہوں۔ تیرے حضور مَیں ایک ذلیل گنہگار کی طرح زاری کرتا ہوں۔ ایک اندھے نابینا کی طرح خوفزدہ تجھ سے دعا کرتا ہوں۔ میری گردن تیرے آگے جھکی ہوئی ہے۔ میرے آنسو تیرے حضور بہ رہے ہیں۔ میرا جسم تیرا مطیع ہو کر سجدے میں گرا پڑا ہے اور ناک خاک آلودہ ہے۔ اے اللہ! تُو مجھے اپنے حضور دعا کرنے میں بدبخت نہ ٹھہرا دینا۔ میرے ساتھ مہربانی اور رحم کا سلوک فرمانا۔ اے وہ جو سب سے زیادہ التجاؤں کو قبول کرتا ہے اور سب سے بہتر عطا فرمانے والا ہے، میری دعا قبول کر لینا۔

(المعجم الکبیر للطبرانی جلد 11 صفحہ 140 عطاء عن ابن عباس حدیث:11405 مطبوعہ دار احیاء التراث العربی)

پس یہ وہ عظیم نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جنہوں نے خشیۃ اللہ کا عظیم نمونہ ہر آن اپنی اُمّت کے سامنے پیش فرمایا۔ ہر بات دیکھ لیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر عمل دیکھ لیں اس خشیت سے بھرا پڑا ہے۔ خدا تعالیٰ کے خوف سے لرزاں و ترساں ہیں۔ باوجود اس کے کہ خدا تعالیٰ کے مقرب ترین آپ ہیں۔ ان کے ساتھ جڑنے والوں نے بھی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ کی خوشخبری سنی ہے۔ پس یہ اسوہ حسنہ ہے اور یہ خَشْیَۃ اللّٰہ ہے۔ اگر ہم نے اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی اور اس چیز کو اپنایا، اپنے اندر پیدا کیا تو ہم بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے والے بن سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ اس رمضان میں اللہ تعالیٰ کی خشیت کی روح کو سمجھتے ہوئے اس کے مطابق زندگی گزارنے والے ہوں۔ اللہ کرے یہ رمضان ہمارے لئے روحانی انقلاب پیدا کرنے والا بن جائے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ:اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم ضیاء اللہ قصوری صاحب مربی سلسلہ کوہ کول قرغیزستان تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ 4/ستمبر 2012ء کو ایک بیٹے کے بعد بیٹی سے نوازا ہے۔جس کا نام رامین ضیاء تجویز ہوا ہے۔اور وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔نومولودہ مکرم عبداللطیف صاحب قصور کی پوتی اور مکرم لئیق احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ دعوتِ الی اللہ کوارٹرز تحریکِ جدید ربوہ کی نواسی ہے۔احباب سے نومولودہ کی صحت وتندرستی والی لمبی عمر والی، نیک، صالحہ، خادمہ دین اور صحیح معنوں میں خلافتِ سلسلہ کے ساتھ وابستہ رہنے والی ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم کرنل (ر) بشارت احمد سیٹھی صاحب بحریہ ٹاؤن اسلام آباد تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ محترمہ عقیلہ بشارت صاحبہ بنت مکرم محمد فضل الحق سیٹھی صاحب مرحوم آف جہلم مورخہ 16 ستمبر 2012ء کو برین ہیمبرج اور ہارٹ اٹیک کی وجہ سے CMH راولپنڈی میں 71 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔اگلے روز 17 ستمبر 2012ء کو دن 11 بجے خاکسار کی رہائش گاہ بحریہ ٹاؤن اسلام آباد میں نماز جنازہ محترم وسیم احمد چیمہ صاحب مربی ضلع اسلام آباد نے پڑھائی۔ بعدازاں جنازہ احمدیہ قبرستان جہلم شہر لے جایا گیا۔ جہاں پر مکرم شفیق الرحمٰن اطہر صاحب مربی سلسلہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور تدفین کے بعد مکرم صاحبزادہ مرزا نصیر احمد طارق صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع جہلم نے دعا کروائی۔مرحومہ کی تدفین ان کے والد محترم کی قبر کے قریب ہوئی۔مرحومہ نے اپنی یادگار ایک ہی بیٹا عزیزم سرفراز احمد سیٹھی کو چھوڑا ہے۔ایک بیٹی اور دو بیٹے چھوٹی عمر میں ہی فوت ہوئے تھے۔ان صدمات پر بڑے صبر اور حوصلہ کا نمونہ دکھلایا اور مولیٰ کی رضا پر راضی رہیں۔مرحومہ پنجوقتہ نمازی، چندہ جات میں باقاعدہ، غریبوں کی ہمدرد ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والی، رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرنے والی، صاف گو سچ بات کہنے والی، چھوٹوں کے ساتھ شفقت اور پیار کرنے والی تھیں۔ جماعتی کاموں میں خاکسار کی ممد اور معاون تھیں۔قرآن کریم کی تلاوت بہت خوش الحانی سے کرتی تھیں۔1987ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی جلسہ سالانہ امریکہ تشریف آوری پر لجنہ اماء اللہ کے اجلاس میں تلاوت قرآن کرنے کی سعادت ملی۔مرحومہ شعبہ تعلیم سے وابستہ رہیں ایک وقت جہلم میں انسپکٹر آف سکولز بھی رہیں۔احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام سے نوازے اور ان کی روح پر بے شمار رحمتیں اور برکتیں نازل کرے۔اسی طرح جملہ پسماندگان کو بھی صبر جمیل عطا کرے۔آمین

خاکسار کی صحت کچھ عرصہ سے اچھی نہیں رہتی کامل وعاجل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

الفضل اور کراچی کے احباب

مکرم عبدالرشید سماٹری صاحب کراچی نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل (آنریری) سے احباب جماعت نماز جمعہ کے بعد احمدیہ ہال میں رابطہ کر سکتے ہیں۔ الفضل جاری کروانے کے لئے فون نمبر 36320478 پر ان سے رابطہ قائم کیا جاسکتا ہے۔

☆سالانہ چندہ -/2100 روپے

☆ششماہی =/1050 روپے

☆سہ ماہی =/525 روپے

☆خطبہ نمبر =/450 روپے ہے۔

احباب جماعت الفضل کی توسیع اشاعت میں ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20,15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

7/اکتوبر 2012ء

12:30 am	فیتھ میٹرز
1:30 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
2:00 am	راہِ ہدیٰ
3:30 am	سٹوری ٹائم
3:45 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 5/اکتوبر 2012ء
5:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:30 am	درس ملفوظات
5:55 am	الترتیل
6:25 am	جلسہ سالانہ قادیان 2010ء
7:25 am	سٹوری ٹائم
7:50 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 5/اکتوبر 2012ء
9:05 am	سپاٹ لائیٹ
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:30 am	یسرنا القرآن
11:50 am	جامعہ کلاس
1:05 pm	فیتھ میٹرز
2:10 pm	سوال وجواب
3:10 pm	انڈونیشین سروس
4:10 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 5/اکتوبر 2012ء
5:10 pm	تلاوت قرآن کریم
5:20 pm	درس حدیث
5:35 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 5/اکتوبر 2012ء
7:10 pm	بنگلہ پروگرام
8:15 pm	جامعہ کلاس
9:30 pm	کسوٹی
10:10 pm	کڈز ٹائم
10:40 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:25 pm	جامعہ کلاس

8/اکتوبر 2012ء

12:40 am	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
1:40 am	فوڈ فار تھاٹ
2:15 am	پرنسز سکول آف ٹریڈیشنل آرٹ
3:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 5/اکتوبر 2012ء
4:10 am	سوال وجواب
5:10 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:35 am	درس حدیث
5:55 am	جامعہ کلاس
7:10 am	فوڈ فار تھاٹ
7:45 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 5/اکتوبر 2012ء
8:50 am	رئیل ٹاک
9:55 am	لقاء مع العرب
11:05 am	تلاوت قرآن کریم
11:15 am	درس سیرت النبی ﷺ
11:35 am	الترتیل
12:05 pm	دورہ حضور انور غانا

باقی صفحہ 8 پر

چپ بورڈ، پلائی ووڈ، وینیر بورڈ، لیمینیشن بورڈ فلش ڈور، مولڈنگ، کیلئے تشریف لائیں۔
فیصل پلائی ووڈ اینڈ ہارڈ ویئر سٹور
145 فیروز پور روڈ جامعہ اشرفیہ لاہور
فون: 042-37563101 طالب دعا: فیصل خلیل خاں
موبائل: 0300-4201198 قیصر خلیل خاں

ڈیلر: سی آر سی شیٹ اور کوائل
الرحیم سٹیل
139۔لوہا مارکیٹ
لنڈا بازار۔لاہور
فون آفس: 042-7653853-7669818 فیکس: 042-7663786
Email:alraheemsteel@hotmail.com

تحقیق وتجربہ اور کامیابی کے 54 سال
ڈیڑھ صد سے زائد مفید اور مؤثر دوائیں
مرض اٹھراء، اولاد نرینہ، امراض معدہ وجگر،
نوجوانوں اور شادی شدہ جوڑوں کے امراض۔
بفضلہ تعالیٰ لاکھوں مریض شفاء پاچکے ہیں۔
اطباء وسٹاکسٹ فہرست ادویہ طلب کریں
خورشید 1958
حکیم شیخ بشیر احمد
ایم۔اے، فاضل طب والجراحت
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382
ای میل: khurshiddawakhana@gmail.com
مطب خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ۔

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
رحمان کالونی ربوہ۔فیکس نمبر 047-6212217
فون: 0333-9797797, 047-6211399
راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 047-6212399,0333-9797798

چھوٹے قد کا سپیشل علاج
تین مختلف مرکبات پر مشتمل قد کو بڑھانے کیلئے لڑکوں اور لڑکیوں کی الگ الگ زود اثر دوا ہے۔
دو ماہ کا علاج رعایتی قیمت =/350 روپے

لمبے، گھنے سیاہ اور ریشمی بالوں کا راز
سپیشل ہومیو ہیئر ٹانک
یہ تیل دماغ کی طاقت، بالوں کی مضبوطی اور نشوونما کیلئے ایک لاثانی ٹانک ہے۔
رعایتی قیمت پیکنگ 120ML =/250 روپے

G.H.P کی معیاری زود اثر سیل بند پوٹینسی
پیکنگ و پوٹینسی 30/200/1000
گلاس شواب 10ML Rs 20/=
پلاسٹک شواب 25ML Rs 30/=
خوبصورت بریف کیس بمعہ 240,120,60 سیل بند ادویات کے علاوہ جرمن شواب سیل بند پوٹینسی رعایتی قیمت پر خریدیں۔

الفضل کی اشاعت پندرہ بیس ہزار ہونی چاہئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا ارشاد

مارچ 1984ء میں مینیجر الفضل کی طرف سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت میں ایک چٹھی لکھی گئی جس میں یہ ذکر تھا کہ ماہ فروری 1984ء میں الفضل کی اشاعت سات ہزار تھی (خطبہ نمبر کی اشاعت آٹھ ہزار تھی) اس پر حضور انور نے اپنے دست مبارک سے رقم فرمایا۔

"ابھی تک اشاعت تھوڑی ہے۔دس ہزار تو میں نے کم سے کم کہی تھی۔پندرہ بیس ہزار ہونی چاہئے۔"

حضور انور کا یہ ارشاد احباب جماعت تک پہنچاتے ہوئے ہم احباب کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف بھی متوجہ کرتے ہیں کہ ابھی تک ہم حضور کے اس ارشاد کو بھی پورا نہیں کر سکے کہ اشاعت کم از کم دس ہزار ہو جبکہ حضور کا اصل منشاء مبارک یہ تھا کہ الفضل کی اشاعت پندرہ بیس ہزار ہونی چاہئے۔ خاکسار اس نوٹ کے ذریعہ تمام امراء صاحبان، صدر صاحبان، سیکرٹریان اور ذیلی تنظیموں انصاراللہ، خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے عہدیداران کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ براہ کرم اپنی ذمہ داری کو محسوس کریں۔حضور انور کا ارشاد پورا کرنے میں ہی برکت ہے یہی تمام سعادتوں کا منبع اور سرچشمہ ہے۔تمام احباب کے گھر میں روحانیت کی اس نہر کا پہنچنا ضروری ہے۔اگر ہر احمدی گھر میں اخبار پہنچ جائے تو اشاعت بیس ہزار سے بھی اوپر جا سکتی ہے۔تمام عہدیداران سے گزارش ہے کہ وہ اپنے فرائض کا ایک حصہ الفضل کی اشاعت میں اضافہ قرار دیں اور اس وقت تک چین نہ لیں جب تک حضور کا یہ ارشاد پورا کرنے کی سعادت نہ حاصل کریں۔

جملہ احباب جماعت کی خدمت میں اس مرحلے پر خاکسار عاجزانہ طور پر دعا کی درخواست کرتا ہے کہ مولا کریم اپنا فضل فرمائے اور ہمیں حضور کے بابرکت ارشاد پر پورے طور پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ ہماری کمزوریوں اور خطاؤں کو معاف کرے اور تمام ذمہ داریاں احسن طور پر ادا کرنے کی توفیق دے۔آمین (خاکسار۔مینیجر روزنامہ الفضل)

بقیہ از صفحہ 7 ایم ٹی اے پروگرام

1:10 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:45 pm	خلافت احمدیہ سال بہ سال
2:00 pm	فرنچ پروگرام
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:10 pm	پیس سمپوزیم
5:15 pm	تلاوت قرآن کریم
5:25 pm	درس سیرت النبی ﷺ
5:40 pm	الترتیل
6:10 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 5/اکتوبر 2012ء
7:05 pm	بنگلہ سروس
8:20 pm	جلسہ سالانہ قادیان 2006ء
9:00 pm	راہ ہدیٰ LIVE
10:30 pm	الترتیل
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	وقف نو اجتماع 2011ء

سالانہ نمبر کیلئے اشتہارات

روزنامہ الفضل کا سالانہ نمبر 2012ء خدا تعالیٰ کے فضل سے تیاری کے مراحل میں ہے۔ تمام مشتہرین حضرات سے گزارش ہے کہ اپنے اشتہارات 15/اکتوبر 2012ء تک ادارہ الفضل میں بھجوا دیں۔ تا کہ ضروری کارروائی اور تیاری کے بعد اس کو سالانہ نمبر میں شائع کیا جا سکے۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

ربوہ میں طلوع وغروب 2۔اکتوبر

طلوع فجر	4:36
طلوع آفتاب	6:00
زوال آفتاب	11:58
غروب آفتاب	5:55

حبوب مفید اٹھرا
چھوٹی ڈبی -/120 روپے بڑی -/400 روپے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434 -6211434

ربوہ آئی کلینک
اوقات کار برائے معلومات 9 بجے سے دوپہر 2 بجے تک
برائے رابطہ فون نمبر: 047-6214414
047-6211707-0301-7972878

امتیاز ٹریولز انٹرنیشنل
(بالمقابل ایوان محمود ربوہ)
گورنمنٹ لائسنس نمبر 4299
اندرون ملک و بیرون ملک ٹکٹوں کی فراہمی کا ایک با اعتماد ادارہ
TeL:047-6214000,Fax:047-6215000
Mob:0333-6524952
E_mail:imtiaztravels@hotmail.com

Deals in HRC,CRC,EG,P&O,Sheets &Coil
JK STEEL
6-D Madina Steel Sheet Market
Landa Bazar, Lahore
Talb-E-Duaa: Kamal Nasir, Jamal Nasir

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

عنقریب شاندار افتتاح
اب ریلوے روڈ حسین مارکیٹ
افتتاح کے موقع پر شاندار سیل
تمام ورائٹی صرف -/245 -/145
نیو کامران شوز
ریلوے روڈ ربوہ

04236684032
03009491442
دلہن جیولرز
قدیر احمد، حفیظ احمد
طالب دعا
Gold Place Plaza, Shop # 1, Defense Chowk,
Main Boulevard Defense Society Lahore Cantt

مٹاپا ختم
ایک ایسی دوا جس کے چھ ماہ تک استعمال سے خدا کے فضل سے وزن 40 پونڈ تک کم ہو جاتا ہے۔ دوا گھر بیٹھے حاصل کریں
عطیہ ہومیو میڈیکل ڈسپنسری اینڈ لیبارٹری
نصیر آباد رحمٰن ربوہ: 0308-7966197

نیورو فزیشن اینڈ سائیکاٹرسٹ کی آمد
ہر جمعرات صبح 10 بجے تا ایک بجے دوپہر مریم میڈیکل سنٹر میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ استقبالیہ سے پرچی بنوالیں
مریم میڈیکل اینڈ سرجیکل سنٹر
یادگار چوک ربوہ: 0476213944,6214499

لیڈی مووی میکرز
سپاٹ لائیٹ سٹوڈیو
یادگار روڈ بالمقابل
دفتر انصاراللہ ربوہ

GERMAN
20%Discount
جرمن لینگویج کورس
for Ladies 0304-5967218
047-6212432
کوالیفائڈ جرمن خاتون ٹیچر سے

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
بانی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز و شکایات درج ذیل ای میل ایڈریس پر بھیجیے
E-mail:bilal@cpp.uk.net

معروف قابل اعتماد نام
البشیرز
پیج
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات وملبوسات
اب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں بااعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ
0300-4146148
فون شوروم پتوکی 047-6214510-049-4423173

تاج نیلام گھر (آکشن سنٹر)
ہر قسم کے گھریلو سامان، فرنیچر، فریج، A.C کچن کراکری، کارپٹ، سکریپ وغیرہ کی
نیلامی سامان اور خرید و فروخت کیلئے تشریف لائیں
رحمٰن کالونی۔ڈگری کالج روڈ ربوہ
پروپرائٹر: شاہد محمود فون نمبر: 047-6212633
موبائل: 0331-7797210

FR-10

Dawlance Super Exclusive Dealer
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، مائیکروویو اوون، واشنگ مشین، ٹی وی، ڈی وی ڈی جیسکو جنریٹرز استریاں، جوسر بلینڈر، ٹوسٹر سینڈوچ میکرز، یو پی ایس سٹیبلائزر ایل سی ڈی، ویٹ مشین، ان سرکٹ کلر لائٹ انرجی سیور ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں۔
گوہر الیکٹرونکس
گولبازار ربوہ
047-6214458

عمر اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
لاہور میں جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
278-H2 مین بلیوارڈ جوہر ٹاؤن لاہور
04235301547-48
چیف ایگزیکٹو چوہدری اکبر علی
03009488447:
E-mail:umerestate@hotmail.com